Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Tafsīr ul-Qur’ān bi-l-Qur’ān: An Analytical Study of Selected Arabic Exegetical Literature of the Indian Subcontinent

تفسیر القرآن بالقرآن: برصغیر پاک وہند کے منتخب عربی تفسیری ادب کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. Dr. Zobia Parveen (Corresponding Author)

Lecturer, Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan, Pakistan. zobia@vu.edu.pk

Citation

Parveen, Dr. Zobia " Tafsīr ul-Qur’ān bi-l-Qur’ān: An Analytical Study of Selected Arabic Exegetical Literature of the Indian Subcontinent."Al-Marjān Research Journal, 3, no.1, Jan-Mar (2025): 01– 15.

Submission Timeline

Received: Dec 01, 2024
Revised: Dec 15, 2024
Accepted: Dec 25, 2024
Published Online: Jan 03, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Tafsīr ul-Qur'ān bi-l-Qur'ān: An Analytical Study of Selected Arabic Exegetical Literature of the Indian Subcontinent

تفسیر القرآن بالقرآن: برصغیر پاک وہند کے منتخب عربی تفسیری ادب کا تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر زوبیہ پروین☆

Abstract

This article highlights the rich tradition of Qur'ānic exegeses in the Indian subcontinent. The main focus of the article is on the principle of "*Tafsīr ul-Qur'ān bi-l-Qur'ān*" (interpretation of the Qur'an by the Qur'an). This principle of tafsīr is considered a key approach by the classical and contemporary scholars as well. The Indian subcontinent, known for its different values and languages, has historically been a significant center of Islamic knowledge and traditions, mainly during the era of Muslim rulers. This period saw the flourishing of religious institutions, with scholars producing a huge body of works in Qur'anic exegeses. The article starts by emphasizing the importance of *Tafsīr ul-Qur'ān bi-l-Qur'ān* in classical and contemporary exegetical literature. It deliberates how prominent scholars like Ibn Jarīr al-Ṭabarī and Ibn Kathīr put the foundation for this interpretative method. The focus then swings to the contributions of scholars from the Indian subcontinent, such as Shah Walīullāh and Shah ʿAbd al-ʿAzīz. The article traces the application of *Tafsīr ul-Qur'ān bi-l-Qur'ān* in many exegeses of the Arabic language. These exegeses were written by renowned scholars from the Indian subcontinent., including Mullā Jīwan's *Al-Tafsīrāt al-Aḥmadiyya*, Qāzī Thanā'ullāh's *Tafsīr Mazharī, Fath ul-Bayān* and *Nayl ul-Marām* of Nawāb Ṣadīq Ḥasan Khān Qinnaujī, *Tafsīr Niẓām al-Qur'ān wa Ta'wīl al-Furqān bil-Furqān* of *Farāhī* School of thought and *Tafsīr bi-Kalām al-Raḥmān* of Mawlānā Thanā'ullāh Amritsarī. Overall, the article shows the principal role of *Tafsīr ul-Qur'ān bi-l-Qur'ān* in influencing the Arabic exegetical literature of the Indian subcontinent, highlighting its significance in understanding the teachings of Holy Qur'an.

Keywords: Tafsīr ul-Qur'ān bi-l-Qur'ān, Interpretation of the Qur'an by the Qur'an, Principle, Tafsīr, Arabic Exegesis, Indian Subcontinent, Exegetical Literature

تعارف موضوع

برصغیر پاک وہند ایک قدیم تاریخی خطہ ہے جس کو اپنی متنوع ثقافتوں، زبانوں اور مذاہب کی وجہ سے ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ یہ مختلف تہذیبوں اور تمدن کا گہوارہ رہا ہے۔ مسلمانوں نے صدیوں تک اس خطہ میں حکمرانی کی۔ ان کے عہدِ حکومت میں علم و ادب کے کئی شعبے پروان چڑھے۔ جس کے نتیجے میں یہاں کے لوگ اسلام اور اسلامی علوم کی طرف مائل ہوئے۔ مساجد اور مدارس میں اسلامی علوم کی درس و تدریس کے بہترین انتظامات کو یقینی بنایا گیا۔ جس مقامی زبانوں کے علاوہ عربی اور فارسی زبان کو نہایت فروغ ملا۔ اسلامی کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم کیئے

☆ لیکچرر، شعبہ اسلامیات، ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان، پاکستان۔

گئے تاکہ اسلامی تعلیمات کی تفہیم کو ہر ممکنہ حد تک سہل بنایا جاسکے۔ جس کے نتیجے میں بر صغیر پاک و ہند میں بے شمار علما، مفسرین، محدثین اور فقہاء پیدا ہوئے جنھوں نے اسلامی علوم و معارف کی ترویج میں اہم خدمات سرانجام دیں۔ مفسرین نے قرآن مجید کی تفسیر کی تشریح میں نمایاں کام کیا۔ قرآن میں ایجاز و اطناب، اجمال و تبیین، مطلق و مقیّد اور عام و خاص سب شامل ہے۔ جو بات ایک مقام پر مطلقاً بیان ہوئی ہے تو کسی دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تقیید فرمادی ہے۔ ایک حکم قرآن میں ایک مقام پر مجمل و مبہم ہے تو باری تعالی کسی اور مقام پر اس کی تبیین فرماتے ہیں۔ پس اس کے فہم وادراک کے لیئے سب سے پہلے قرآن سے ہی رہنمائی ملتی ہے۔ قرآن کی تفسیر کے مختلف مصادر میں سے سب سے اہم اور بنیادی مصدرِ تفسیر "تفسیر القرآن بالقرآن" ہے۔

مبحثِ اوّل: تفسیر القرآن بالقرآن کا مفہوم

متقدمین نے اس اصولِ تفسیر کی اہمیت کے قائل تھے مگر ان کے ہاں اس کی کوئی باقاعدہ تعریف نہیں ملتی مگر اب بعض علماء نے اس کو باقاعدہ ایک اصطلاح کے طور پر متعین کرتے ہوئے اس کی تعریفات پیش کی ہیں۔ ڈاکٹر محمد ابو شہبۃ لکھتے ہیں:

> **هو تفسير بعض آيات القرآن بما ورد في القرآن نفسهُ فإن القرآن يفسر بعضه بعضاً۔**[1]
>
> یعنی تفسیر القرآن بالقرآن سے مراد قرآنی آیات کی تفسیر قرآن میں وارد دوسری آیات سے کرنا ہے۔ بے شک قرآن اپنے بعض حصوں کی تفسیر اپنے بعض حصوں سے کرتا ہے یعنی قرآن کی تشریح و تفسیر ان آیات سے بیان کرنا، جن میں اس کے معانی کو نسبتاً زیادہ مفصلاً اور صراحتاً بیان کیا گیا ہے۔

مجمل کا مبین سے، مطلق کا مقید سے عام کا خاص سے بیان یہ سب یہ تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔ قرآن اپنی تفسیر خود بیان کرتا ہے، اس کا بیّن ثبوت خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمادیا ہے احکامات کو تکرار کے مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> **وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوا**[2]
>
> "اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ (اس کو) اچھی طرح سمجھ لیں"

عہدِ نبوی و صحابہ، عہدِ تابعین و تبع تابعین اور بعد کے تمام ادوار سے یہ مسلمہ اصول چلا آرہا ہے کہ "القرآن يفسر بعضه بعضا "کہ یعنی قرآن کا ایک حصہ اس کے بعض حصوں کی وضاحت کرتا ہے۔ علماء کے نزدیک تفسیر القرآن بالقرآن کی اہمیت اور افضلیت تمام انواع التفسیر پر مقدم ہے۔

مبحثِ ثانی: برِّ صغیر پاک وہند کے عربی تفسیری ادب میں تفسیر القرآن بالقرآن کی عملی تطبیق کا جائزہ

متقدمین و متاخرین کے نزدیک تفسیر القرآن بالقرآن کی اہمیت مسلمہ رہی ہے۔ انہوں نے نہ صرف اس اصولِ تفسیر پر اپنی تفاسیر کی بنیاد رکھی بلکہ تفسیر القرآن بالقرآن کو تفسیر کا اولین مرجع قرار دیا۔ سلف و خلف علماء نے اپنی ہر تفسیر میں اس اصولِ تفسیر کو پیشِ نظر رکھا۔ خاص طور پر امام ابنِ جریر طبری (م ۳۱۰ھ)، امام ابنِ کثیر (م ۷۷۴ھ) اور امام ابنِ تیمیہ (م ۷۲۸ھ) کے نام اس سلسلہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ بعض مفسرین نے تو خاص طور پر صرف تفسیر القرآن بالقرآن کی بنیاد پر تفاسیر لکھیں۔ جن امام صنعانی کی "مفاتح الرضوان فی تفسیر القرآن"، مولانا ثناء اللہ

---

[1] Abū Shahbah, Muḥammad ibn Muḥammad, al-Duktūr, *Al-Isrā'īliyyāt wa al-Mawḍū'āt fī Kutub al-Tafsīr*, (Al-Qāhirah: Maktabah al-Sunnah, 1408 AH), 44.
[2] Al-Isrā', 17:41.

امرتسری کی "تفسیر القرآن بکلام الرحمن" اور امام شنقیطی کی "اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان تمام مساعی جمیلہ سے اس طرقِ تفسیر کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

برصغیر میں فارسی زبان کی مقبولیت سے قبل عربی زبان میں تفسیر کے میدان میں علماء نے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ ان کی تصانیف آج بھی اسلامی دنیا میں نہایت قدر و منزلت کی حامل ہیں اور متعدد مدارس میں شاملِ نصاب ہیں۔ برصغیر کے مشہور مفسرین میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ملّا جیون، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے بڑے نام شامل ہیں۔ ان میں سے بعض علمانے نہ صرف عربی زبان میں تفاسیر لکھیں بلکہ اردو اور فارسی زبان میں بھی تراجم اور تفسیری خدمات سرانجام دیں جو کہ سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

برصغیر پاک وہند کے عربی تفسیری ادب میں تفسیر القرآن بالقرآن کے اصول کو کس حد تک ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے، اس مقصد کے لیئے ذیل میں اس خطے کے عربی تفسیری ادب کی چند معروف تفاسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن کی عملی تطبیق کا مختصراً جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

1. التفسیراتِ الاحمدیۃ فی بیان الآیات الشرعیہ

یہ "تفسیر احمدی" کے نام سے معروف ہے۔ اس کے مؤلف ملّا جیون (م ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۹ء) ہیں۔ یہ تفسیر ۱۹۰۴ء میں بمبئی سے شائع ہوئی۔ اس کا اردو زبان میں بلگرامی کا ترجمہ بھی طبع ہو چکا ہے۔ اس میں صرف اُن آیات کی تفسیر پیش کی گئی ہے جن سے فقہی احکامات مستنبط ہوں[3]۔ اس کے ماخذ میں تفسیر کشاف، انوار التنزیل، تفسیر حسینی، تفسیر غوری اور امام جلال الدین سیوطی کی الاتقان فی علوم القرآن شامل ہے[4]۔

- **تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں**

i. **مثال: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

مَا نَنسَخۡ مِنۡ ءَايَةٍ أَوۡ نُنسِهَا نَأۡتِ بِخَيۡرٖ مِّنۡهَآ أَوۡ مِثۡلِهَآۗ أَلَمۡ تَعۡلَمۡ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٌ۔[5]

"ہم جو کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر لاتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

ملّا جیون امیٹھوی اس کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی آیت کو مصلحتاً یا وقت کے تقاضوں کی بناء پر کوئی آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا اس کو نبیؐ کے دل سے بھلا دیتے ہیں تو اس کی جگہ پر اُس جیسی آیت یا اس سے بہتر آیت لے آتے ہیں[6]۔ پھر آپ اس آیت کی تفسیر میں یہ آیت پیش کرتے ہیں:

وَإِذَا بَدَّلۡنَآ ءَايَةٗ مَّكَانَ ءَايَةٖۙ وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوٓاْ إِنَّمَآ أَنتَ مُفۡتَرِۭۚ بَلۡ أَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ۔[7]

---

[3] 'Umrī, A'zamī, Muḥammad 'Ārif, *Tadhkirah Mufassirīn Hind*, vol. 1 (A'zamgarh: Dār al-Muṣannifīn, 2006 CE), 126.

[4] 'Umrī, A'zamī, Muḥammad 'Ārif, *Tadhkirah Mufassirīn Hind*, 1:127.

[5] Al-Baqarah, 2:106.

[6] Amīṭhvī, Aḥmad Jīwan, Mullā, *Al-Tafsīrāt al-Aḥmadiyyah fī Bayān al-Āyāt al-Shar'iyyah*, (s.l.: Maktabah al-Shirkah, 1904 CE), 14.

[7] Al-Naḥl, 16:101.

"اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے تو کافر کہتے ہیں تم خود گھڑ لیتے ہو بلکہ ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔"

ii. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

وَٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُشۡرِكُواْ بِهِۦ شَيۡـٔٗاۖ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَٰنٗا۔[8]

"اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو"۔

ملّا جیون امیٹھوی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ والدین کے حقوق بہت اہم ہیں۔ مثلاً ان کے اخراجات کی ذمہ داری اٹھانا، ان کا ادب واحترام کرنا، شرعی امور میں والدین کی اطاعت کرنا اور ان اس دنیا سے جانے کے بعد دعائے مغفرت ورحمت کرنا۔[9] پھر اپنے بیان کی تائید کے لیئے قرآن سے آیت لاتے ہیں:

فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفّٖ وَلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوۡلٗا كَرِيمٗا ، وَٱخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحۡمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرٗا۔[10]

"تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے نرم بات کہنا۔ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور کہہ کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔"

iii. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡ[11]

"اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں"۔

ملّا جیون امیٹھوی فرماتے ہیں کہ ایک توجیہ کے مطابق اولی الامر سے مراد علماء شرع ہیں۔ یعنی جہلاء علماء کی اطاعت کریں اور علماء مجتہدین کی[12]۔

وَلَوۡ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسۡتَنۢبِطُونَهُۥ مِنۡهُمۡ۔[13]

"اگر اس بات کو رسول اور اپنے بااختیار لوگوں کی طرف لوٹاتے تو ضرور اُن میں سے نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھنے والے اُس کو جان لیتے"۔

2. تفسیر مظہری

یہ دس جلدوں پر مشتمل مفصل تفسیر ہے جس کے مؤلف قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء) ہیں۔ آپ مسلکاً شافعی اور شاہ ولی اللہ کے شاگرد تھے۔ اس کے بعد مرزا مظہر جاناں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کا ان سے بہت گہرا تعلق تھا، یہاں تک کہ اپنی تفسیر کا نام بھی اپنے پیر ومرشد مرزا مظہر جانِ جاناں کے نام کی نسبت سے رکھا۔ آپ نے مسائل کی وضاحت میں احناف کے مؤقف کو مدلل انداز میں پیش کیا تاہم بعض مسائل میں آپ نے احناف نے اختلاف بھی کیا ہے۔ آپ نے زیادہ تر شاہ ولی اللہ کے معتدل مسلک کی تائید کی ہے[14]۔ آپ نے اقوالِ

---

8 Al-Nisā', 4:36.
9 Mullā Jīwan, *Al-Tafsīrāt al-Aḥmadiyyah fī Bayān al-Āyāt al-Shar'iyyah*, 189.
10 Al-Isrā', 17:23-24.
11 Al-Nisā', 4:59.
12 Mullā Jīwan, *Al-Tafsīrāt al-Aḥmadiyyah fī Bayān al-Āyāt al-Shar'iyyah*, 200.
13 Al-Nisā', 4:83.
14 'Umrī, A'zamī, Muḥammad 'Ārif, *Tadhkirah Mufassirīn Hind*, 1:204-205.

صحابہ اور اقوالِ تابعین کو جو مرفوعاً ہیں اُنہیں ماثور کا درجہ دیا ہے البتہ موقوف روایات کو تاویل کا درجہ دیتے ہیں۔ نظمِ کلام کا بھی اہتمام فرمایا ہے۔ بعض مقامات پر تصوفانہ عنصر بھی نظر آتا ہے[15]۔ اس تفسیر کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

- **تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں**

i. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ۔[16]

"اور ہمیں کیا ہے ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اس چیز پر جو ہمیں حق سے پہنچی ہے اور ہم طمع رکھتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب ہمیں نیکوں میں داخل کرے گا"۔

مولانا ثناء اللہ مظہری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ " مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ۔ "سے مراد ہے امتِ محمدی کے مومنین کے ساتھ۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے[17]:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ [18]

"اور بیشک ہم نے نصیحت کے بعد زبور میں لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔"

ii. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِيٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ ٱلْأَيْمَٰنَ[19]

"اللہ تمہیں تمہاری بیہودہ قسموں پر نہیں پکڑتا لیکن ان قسموں پر پکڑتا ہے جنہیں تم مستحکم کردو"۔

مولانا ثناءاللہ مظہری لکھتے ہیں کہ " بِمَا عَقَّدتُّمُ ٱلْأَيْمَٰنَ "سے مراد وہ قسمیں ہیں جن میں اللہ کا نام لیکر کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کا مستحکم عہد کرلیا گیا ہو۔ اس طرح کی قسموں کو پورا کرنا واجب ہے[20] پھر آپ اس بیان کے حق میں قرآن سے استدلال کرتے ہیں:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوْفُواْ بِٱلْعُقُودِ[21]

"اے ایمان والو عہد پورے کرو"

iii. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلْمُرْسَلِينَ[22]

"پھر ہم ان لوگوں سے ضرور سوال کریں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ان پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے"۔

---

15 'Umrī, A'zamī, Muḥammad 'Ārif, *Tadhkirah Mufassirīn Hind*, 1:126.
16 Al-Mā'idah, 5:84.
17 Al-Maẓharī, Muḥammad Thanāʾullāh, Qāḍī (d. 1225 AH/1810 CE), *Tafsīr aAl-Maẓharī*, taḥqīq: Aḥmad 'Izz wa 'Ināyah, vol. 3 (Beirut, Lebanon: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1425 AH/2004 CE), 183.
18 Al-Anbiyā', 21:105.
19 Al-Mā'idah, 5:89.
20 Al-Maẓharī, Muḥammad Thanāʾullāh, *Tafsīr aAl-Maẓharī*, 3:187.
21 Al-Mā'idah, 5:1.
22 Al-A'rāf, 7:6.

مولانا ثناء اللہ مظہری رقمطراز ہیں کہ "ولنسئلن المرسلین" سے مراد یہ ہے کہ ہم پیغمبروں سے پوچھیں گے کہ تمھاری امتوں نے کیا جواب دیا[23] پھر اس کی دلیل قرآن سے لاتے ہیں:

يَوۡمَ يَجۡمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبۡتُمۡۖ قَالُواْ لَا عِلۡمَ لَنَآۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلۡغُيُوبِ[24]

"جس دن اللہ رسولوں کو جمع فرمائے گا پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا۔ وہ کہیں گے، ہمیں کچھ نہیں جانتے۔ بیشک تو سب غیبوں کا جاننے والا ہے"

iv. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ[25]

"کیا اس بات سے لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی"۔

مولانا ثناء اللہ مظہری لکھتے ہیں کہ اس آیت میں "للناس" میں لام سے پتہ چلتا ہے کہ ان نظر میں کسی انسان کا پیغمبر ہونا ایک عجیب بات تھی۔ مگر ان کا یہ تعجب واجب الانکار ہے کیونکہ حضرت آدمؑ کی تخلیق سے لیکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ہی پیغمبر بنایا[26]۔ پھر آپ انبیاء کے انسان ہونے کا بیان بالقرآن فرماتے ہیں:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ[27]

"اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے"۔

3. فتح البیان فی مقاصد القرآن

اس کے مصنف نواب صدیق حسن خان قنوجی (م ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء) ہیں۔ آپ کے مطابق اس تفسیر کا مقصد یہ تھا کہ عوام الناس کو ان مشکلات سے بچایا جائے جو کہ قدماء کی طویل تفسیر پڑھنے سے پیش آتی تھیں۔ اس لیئے آپ نے سابقہ مفسرین کی آراء کو مختصراً پیش کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف تفاسیر میں نقل کی گئی غلط اسرائیلی روایات کی تردید بھی فرمائی ہے[28]۔

- **تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں:**

i. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٖ فَتَابَ عَلَيۡهِ[29]

"پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کیے پھر اس کی توبہ قبول فرمائی"۔

---

[23] AAl-Maẓharī, Muḥammad Thanāʾullāh, *Tafsīr aAl-Maẓharī*, 3:348.
[24] Al-Mā'idah, 5:109.
[25] Yūnus, 10:2.
[26] Al-Maẓharī, Muḥammad Thanāʾullāh, *Tafsīr aAl-Maẓharī*, 3:314.
[27] Yūsuf, 12:109.
[28] Qudwāʾī, Ḍāktar Sālim, *Hindustān Mufassirīn aur Un Kī 'Arabī Tafsīrīn*, (Lahore: Idārah Ma'ārif Islāmī, 1993 CE), 113.
[29] Al-Baqarah, 2:37.

مولانا صدیق حسن قنوجی اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو وہ کلمات سکھا دیئے جس سے ان کی توبہ کو قبول فرمایا[30]۔ اس آیت میں اُن کلمات کا ذکر نہیں ہے جن سے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی اُن کا بیان قرآن میں ایک اور مقام پر کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ اس کی وضاحت میں وہ آیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ[31]

"دونوں نے کہا، اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تم نے ہماری مغفرت نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے"۔

ii. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا[32]

"وہ وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑ بنایا تاکہ اس سے آرام پائے"۔

مولانا صدیق حسن قنوجی اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ نفس وحدة سے مراد یہ ہے کہ ان کی ہیئت اور شکل ایک ہے اور پھر ان کی جنس سے ان کی زوجہ کو بنایا، تاکہ وہ اس تسکین حاصل کریں اور ان کی نسل بڑھے[33]۔ پھر آپ تفسیر بالقرآن کرتے ہوئے اس آیت کے مثل آیت لاتے ہیں جو کہ تفسیر القرآن بالقرآن کی ایک قسم ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً[34]

"جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت پھیلا دیئے"

iii. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَوَلَّوْا۟ عَنْهُ[35]

"اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن کر اس سے مت پھرو"

مولانا صدیق حسن قنوجی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومنین کو نفس اور مال کے ساتھ جہاد میں اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس اطاعت سے نہ پھرو۔ عنہ میں ضمیر رسول کی طرف ہے اور رسول کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے[36]۔

---

[30] Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb (d. 1347 AH/1929 CE), *Fatḥ al-Bayān fī Maqāṣid al-Qur'ān*, vol. 1 (Beirut: Al-Maktabah al-'Aṣriyyah, 1412 AH/1992 CE), 138.

[31] Al-A'rāf, 7:23.

[32] Al-A'rāf, 7:189.

[33] Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Fatḥ al-Bayān fī Maqāṣid al-Qur'ān*, 5:101.

[34] Al-Nisā', 4:1.

[35] Al-Anfāl, 8:20.

[36] Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Fatḥ al-Bayān fī Maqāṣid al-Qur'ān*, 5:152.

اس کی تائید میں یہ آیت لاتے ہیں:

مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدۡ أَطَاعَ ٱللَّهَ[37]

"جس نے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی"

iv. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے**

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٞ مِّن قَوۡمٍ[38]

"اے ایمان والو ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے"۔

مولانا صدیق حسن قنوجی اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ اس کا اطلاق جمع پر ہو گا کیونکہ مذاق ایکدوسرے یعنی جمع پر واقع ہوتا ہے۔ اس آیت میں مومنین کو ایکدوسرے کا مذاق اڑانے سے منع کیا گیا ہے[39]۔ اس آیت کی وضاحت قرآن کی ایک اور آیت سے کرتے ہیں:

لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُم بَعۡضٗا سُخۡرِيّٗا[40]

"تاکہ ان میں سے بعض، بعض کو مذاق میں نہ لیں"

v. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

وَٱلسَّقۡفِ ٱلۡمَرۡفُوعِ[41]

"اور اونچی چھت کی"۔

مولانا صدیق حسن قنوجی اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ یہاں پر چھت سے مراد آسمان ہے۔ اس کو چھت کا نام اس لیئے دیا گیا کیونکہ آسمان زمین کے لیئے چھت کی مانند ہے[42]۔ اس آیت کی تفسیر میں قرآن کی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں:

وجَعَلۡنَا ٱلسَّمَآءَ سَقۡفٗا مَّحۡفُوظٗا[43]

"اور ہم نے بنایا آسمان کو ایک محفوظ چھت"

vi. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

إِنَّا نَحۡنُ نُحۡيِ ٱلۡمَوۡتَىٰ وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُواْ وَءَاثَٰرَهُمۡ[44]

"بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور جو انھوں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اس کو لکھتے ہیں"۔

---

[37] Al-Nisā', 4:80.
[38] Al-Ḥujurāt, 49:11.
[39] Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Fatḥ al-Bayān fī Maqāṣid al-Qur'ān*, 14:144.
[40] Al-Zukhruf, 43:32.
[41] Al-Ṭūr, 52:5.
[42] Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Fatḥ al-Bayān fī Maqāṣid al-Qur'ān*, 13:219.
[43] Al-Anbiyā', 21:32.
[44] Yā Sīn, 36:12.

مولانا صدیق حسن قنوجی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد موت کے بعد دوبارہ اٹھنا ہے۔" ما قدموا" سے مراد اعمالِ صالحہ سے جو آگے بھیجا ہے۔"وآثارھم "یعنی وہ نیکیاں جو باقی رہتی ہیں اور ان کا فائدہ مرنے کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا[45]۔اپنے بیان کی دلیل قرآن سے پیش کرتے ہیں:

عَلِمَتۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ وَأَخَّرَتۡ[46]

"ہر نفس جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا"۔

4. نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام

اس کے مؤلف نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۹۰ء) ہیں۔یہ ایک احکامی تفسیر ہے جس میں فقہی احکام سے متعلق آیات کی تفسیر کو بیان کیا گیا ہے[47]۔

- **تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں:**

i. مثال:۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ ٱلۡمَيۡتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحۡمَ ٱلۡخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيۡرِ ٱللَّهِۖ فَمَنِ ٱضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٖ وَلَا عَادٖ فَلَآ إِثۡمَ عَلَيۡهِ[48]

"سوائے اس کے نہیں کہ تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور اس چیز کو کہ اللہ کے سوا اور کے نام سے پکاری گئی ہو حرام کیا ہے پس جو لاچار ہو جائے نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نے حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں"

مولانا صدیق حسن اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے کہ خون حرام ہے مگر جو خون گوشت کے ساتھ گھل مل جائے وہ حرام نہیں[49]۔ آپ اسکی تائید میں یہ آیت پیش کرتے ہیں:

قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٖ يَطۡعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيۡتَةً أَوۡ دَمٗا مَّسۡفُوحًا[50]

"تم کہہ دو جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا خون رگوں میں بہنے والا"

ii. مثال:۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡأَهِلَّةِۖ قُلۡ هِيَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَٱلۡحَجِّ[51]

"آپ سے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو یہ لوگوں کے لیے اور حج کے لیے وقت کے اندازے ہیں"۔

---

45 Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Fatḥ al-Bayān fī Maqāṣid al-Qur'ān*, 11:275.
46 Al-Infiṭār, 82:5.

47 Qudwāʾī, Ḍākṭar Sālim, *Hindustān Mufassirīn aur Un Kī 'Arabī Tafsīrīn*, 327.

48 Al-Baqarah, 2:173.
49 Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Nayl al-Marām fī Fiqh Āyāt al-Aḥkām*, (Miṣr: Al-Maṭba'ah al-Raḥmāniyyah, n.d.), 14.

50 Al-An'ām, 6:145.

51 Al-Baqarah, 2:189.

مولانا صدیق حسن اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ الاھلة جمع ہے ھلال کی۔ مہینے کے شروع اور آخر میں نظر آنے والے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ اس آیت میں چاند کے کم اور زیادہ ہونے کی حکمتِ اوقات کو واضح کیا گیا ہے تاکہ لوگ اپنے معاملات جیسے حمل اور عدت کی مدت، کرایہ جات اور قسمیں وغیرہ ادا کرنا اور عبادات جیسے روزہ رکھنا اور افطار کرنا اور حج ادا کرنے کے اوقات کو جان سکیں[52]۔ پھر آپ اس آیت کی تفسیر بالقرآن کرتے ہیں:

لِتَعۡلَمُواْ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلۡحِسَابَ[53]

"تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو"

iii. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

وَٱجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِينَ إِمَامًا۔[54]

"ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے"۔

مولانا صدیق حسن اس کی تفسیر میں فرماتے ہی کہ یہاں پر آئمہ کی بجائے لفظ "امام" آیا ہے کیونکہ اس سے مراد جنس ہے[55]۔ پھر آپ اس آیت کی تفسیر بالقرآن کرتے ہیں:

ثُمَّ يُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا[56]

"پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے"۔

5. تفسیر نظام القرآن وتاویل الفرقان بالفرقان

یہ مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء) کی تفسیر ہے۔ یہ مکمل قرآن کی تفسیر نہیں ہے۔ اس کی سب سے نمایاں خصوصیات تفسیر القرآن بالقرآن اور نظمِ قرآن ہیں۔ بعض مقامات پر مولانا فراہی نے جمہور مفسرین سے منفرد نقطہ نظر کو اختیار کیا ہے۔

- **تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں:**

i. **مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ[57]

"اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے"۔

مولانا حمید الدین فراہی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ توبہ کریں یہاں تک کہ جن میں توبہ کی ادنی استعداد بھی ہے، وہ بھی توبہ کریں[58]۔

[52] Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Nayl al-Marām fī Fiqh Āyāt al-Aḥkām*, 25.
[53] Yūnus, 10:5.
[54] Al-Furqān, 25:74.
[55] Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Nayl al-Marām fī Fiqh Āyāt al-Aḥkām*, 312.
[56] Ghāfir, 40:67.
[57] Al-Taḥrīm, 66:9.
[58] Farāhī, Ḥamīd al-Dīn, Abū Aḥmad (d. 1930 CE), *Tafsīr Niẓām al-Qur'ān wa Ta'wīl al-Furqān bi al-Furqān*, (Delhi: al-Dā'irah al-Ḥamīdiyyah, Madrasah al-Iṣlāḥ, Sarāy Mīr A'zamgarh UP India, 1st ed., 2008 CE), 203.

کما قال تعالیٰ:

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭوَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚوَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚفَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ[59]

"اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا اور بے شک اُنہوں نے کلمہ کفر کہا اور مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے ارادہ کیا تھا ایسی چیز کا جو نہ پا سکے اور یہ سب اسی کا بدلہ تھا کہ انہیں اللہ اور اُس کے رسول نے اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے پس اگر وہ توبہ کریں تو ان کے لیے بہتر ہے"

ii. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ فِىٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[60]

"بے شک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے"

مولانا حمید الدین فراہی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطری طور پر طریقِ مستقیم پر تمام مخلوقات سے خوبصورت پیدا کیا اور اس کو مکمل آزاد پیدا کیا۔ اس کو خیر و شر کے اردہ اور فعل میں مختار بنایا۔ کما قال تعالیٰ: وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا [61] "اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی"۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ فجور اور تقوی کو اپنی مرضی سے اختیار کرے، اس طرح انسان آزادی کے بعد اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہے اور یہ اطاعت ارفع منزل ہے[62]۔

iii. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۔[63]

"جہاں پر پتھر کنکر کی قسم کے پھینکتے تھے"

مولانا حمید الدین فراہی اس آیت کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ "حجارة" جمع ہے حجر کی۔ میرے نزدیک یہ اسم ہے صنف کے لیئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مشرکین کے لیئے فرمایا[64]:

وَإِذْ قَالُوا۟ ٱللَّهُمَّ إِن كَانَ هَـٰذَا هُوَ ٱلْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِ[65]

"اور جب انہوں نے کہا اے اللہ اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے"

iv. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَۙ ۔[66]

"پھر ہم نے اسے سب سے نیچے پھینک دیا ہے"

---

[59]Al-Tawbah, 9:74.
[60] Al-Tīn, 95:4.
[61]Al-Shams, 91:7-8.

[62] Farāhī, Ḥamīd al-Dīn, Abū Aḥmad, *Tafsīr Niẓām al-Qur'ān*, 367-368.
[63]Al-Fīl, 105:4.
[64] Farāhī, Ḥamīd al-Dīn, *Tafsīr Niẓām al-Qur'ān*, 420.
[65]Al-Anfāl, 8:32.
[66] Al-Tīn, 95:5.

مولانا حمید الدین فراہی لکھتے ہیں کہ اس آیت میں " رَدَدْنٰهُ " سے مراد پہلی حالت کی طرف لوٹانا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَوۡ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعۡدِ إِيمَٰنِكُمۡ كُفَّارًا[67]﴾ یعنی ہم ان کو ایمان کے بعد پھر دوبارہ کفر کی طرف لوٹا دیں گے اور یہی اصل معنی کے قریب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَرُدُّوكُمۡ عَلَىٰٓ أَعۡقَٰبِكُمۡ فَتَنقَلِبُواْ خَٰسِرِينَ[68]﴾ "وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان میں جا پڑو گے"۔ اَسۡفَلَ سَافِلِيۡنَۙ سے مراد ہے کہ ان کو ایک بار پھر مقام سفل کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ جیسا کہ قولِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِذۡ أَنتُم بِٱلۡعُدۡوَةِ ٱلدُّنۡيَا وَهُم بِٱلۡعُدۡوَةِ ٱلۡقُصۡوَىٰ وَٱلرَّكۡبُ أَسۡفَلَ مِنكُمۡ[69]﴾۔ "جب تم قریب والی جانب تھے اور وہ کافر دور والی جانب تھے اور قافلہ تم سے نیچے والی طرف تھا"، آپ لکھتے ہیں کہ معانی کے لحاظ سے دونوں تاویلوں میں کوئی فرق نہیں[70]۔

6. تفسیر بکلام الرحمن

اس تفسیر کے مصنف مولانا ثناء اللہ امرتسری (م۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء) ہیں۔ آپ بہت بڑے مناظر تھے اور مسلک کے اعتبار سے اہلِ حدیث تھے۔ آپ کا شمار عصرِ حاضر کے بہت مشہور اور اہم علماء میں ہوتا ہے۔ اس تفسیر کا زیادہ تر حصّہ انیسویں صدی میں لکھا گیا تاہم اس کی تکمیل بیسویں صدی میں ہوئی۔ اس تفسیر کو بیسویں صدی عیسوی کی عربی زبان میں واحد مکمل تفسیر کا شرف حاصل ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن اس تفسیر کی سب سے اہم خصوصیت ہے۔

- **تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں:**

i. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعۡبُدُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُمۡ وَٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ [71]۔

"اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ"۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ عاجزی اختیار کرو۔ اپنے نفسوں میں تذلل اختیار کرو اور تذلل کی غایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خلوص سے پکارا جائے[72]۔ اس بیان کی تصدیق قرآن سے فرماتے ہیں:

فَٱدۡعُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡكَٰفِرُونَ۔[73]

"تو اللہ کی بندگی کرو، خالص اسی کے بندے بن کر، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو"

ii. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُمۡ وَٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ[74]۔

"جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم سے پہلے تھے"۔

---

[67]Al-Baqarah, 2:109.
[68]Āl 'Imrān, 3:149.
[69]Al-Anfāl, 8:42.
[70] Farāhī, Ḥamīd al-Dīn, *Tafsīr Niẓām al-Qur'ān wa Ta'wīl al-Furqān bi al-Furqān*, 339-340.
[71]Al-Baqarah, 2:21.
[72] Amritsarī, Thanā'-ul-Allāh, Abū al-Wafāʾ (d. 1948 CE), *Tafsīr bi-Kalām al-Raḥmān*, (Amritsar, Hind: Al-Barqī Āftāb, s.n.), 16.
[73] Al-Mu'min, 40:14.
[74]Al-Baqarah, 2:22.

مولانا ثناء اللہ امرتسری اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہی کہ خالق سے امید لگائیں اور اس کی طرف مائل ہوں، وہ کسی کے خالق نہیں بلکہ وہ خود تخلیق کردہ ہیں[75]۔ پھر اسکی تفسیر میں ایک اور آیت پیش کرتے ہیں:

أَفَمَن يَخۡلُقُ كَمَن لَّا يَخۡلُقُۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ[76]

"تو کیا جو پیدا کرنے والا ہے وہ اس جیسا ہے جو کچھ بھی نہیں بنا سکتا، تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے"

iii. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا تَجۡعَلُواْ لِلَّهِ أَندَادٗا وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ[77]

"کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے بھی ہو"

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ سوا کسی اور کی نہ عبادت کی جائے اور نہ ہی محبت[78]۔ اس کی وضاحت قرآن سے فرماتے ہیں:

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادٗا يُحِبُّونَهُمۡ كَحُبِّ ٱللَّهِۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبّٗا لِّلَّهِ[79]

"اور ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے اللہ کے علاوہ اور شریک بنا رکھے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے محبت ہو اور ایمان والوں کو اللہ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے"۔

iv. مثال:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِن كُنتُمۡ فِي رَيۡبٖ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلَىٰ عَبۡدِنَا فَأۡتُواْ بِسُورَةٖ مِّن مِّثۡلِهِۦ[80]

"اور اگر تمھیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو ایک سورت اس جیسی لے آؤ"

مولانا ثناء اللہ امرتسری اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں اس سے مراد وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت محمدؐ پر نازل کیا اور مثلہ سے مراد بلاغت اور حسنِ ترتیب ہے[81]۔ آپ تائید میں یہ آیت پیش کرتے ہیں:

وَإِذَا تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتُنَا قَالُواْ قَدۡ سَمِعۡنَا لَوۡ نَشَآءُ لَقُلۡنَا مِثۡلَ هَٰذَآ إِنۡ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلۡأَوَّلِينَ[82]

"اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس کے برابر کہہ دیں، اس میں کچھ نہیں ماسوا پہلوں کے قصے کے"۔

75 Amritsarī, Thanāʾullāh, *Tafsīr bi-Kalām al-Raḥmān*, 16.
76 Al-Naḥl, 16:17.
77 Al-Baqarah, 2:22.
78 Amritsarī, Thanāʾullāh, *Tafsīr bi-Kalām al-Raḥmān*, 16.
79 Al-Baqarah, 2:165.
80 Al-Baqarah, 2:23.
81 Amritsarī, Thanāʾullāh, Tafsīr bi-Kalām al-Raḥmān, 16
82 Al-Anfāl, 8:31.

نتیجہ بحث

برصغیر کے عربی تفسیری ادب کے اس مختصر تجزیہ سے معلوم ہوا کہ مفسرین نے تفسیر بالقرآن کو بنیادی تفسیر نوع کی حیثیت دی۔ اس خطے کے مفسرین نے قرآن کے مطالب و مفاہیم کے ادراک کے لیے قرآن کی دوسری آیات سے استدلال کیا چنانچہ برصغیر پاک وہند کے عربی زبان کے تفسیری ادب میں تفسیر القرآن بالقرآن ایک اہم اصول رہا ہے۔ فہم قرآن میں مرجعِ اوّل اور تفسیرِ قرآن کا کلیدی و اساسی مصدر خود قرآن ہے۔ تفسیر بالماثور کا اولین اصولِ تفسیر، تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔ برصغیر کے عربی تفسیری ادب کے وسیع و وقیع ذخیرہ میں موجود تفاسیر خواہ وہ کسی بھی مکتبِ فکر، مسلک اور رجحان پر لکھی گئی ہوں، خواہ وہ تفسیر بالماثور ہو یا بالرائے ، تفسیر القرآن بالقرآن کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ہر مکتبِ فکر و مسلک نے اپنی تفاسیر میں اس اصول کو بنیادی اہمیت دی۔ قرآن کے مطالب و مفاہیم اسی کی مدد سے متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سلف و خلف میں سے کسی نے بھی اس اصولِ تفسیر سے عدم توجہ یا بے اعتنائی نہیں برتی کیونکہ اس سے استغناء ممکن نہیں۔ اس طریقہ کار کا منشاء و مقصد یہ تھا کہ قرآن پاک کی وضاحت وصراحت اور تشریح میں فہم انسانی یا دیگر مصادر پر اعتبار کرنے کی بجائے خود قرآن کے اندرونی شواہد کو بنیاد بنایا جائے۔ جس سے تفسیری کام میں ایک علمی وسعت بھی پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Abū Shahbah, Muḥammad ibn Muḥammad, al-Duktūr, *Al-Isrā'īliyyāt wa al-Mawḍū'āt fī Kutub al-Tafsīr,* (Al-Qāhirah: Maktabah al-Sunnah, 1408 AH).
* Al-Farāhī, Ḥamīd al-Dīn, Abū Aḥmad (d. 1930 CE*), Tafsīr Niẓām al-Qur'ān wa Ta'wīl al-Furqān bi al-Furqān*, (Delhi: Al-Dā'irah al-Ḥamīdiyyah, Madrasah al-Iṣlāḥ, Sarāy Mīr A'zamgarh UP India, 1st ed., 2008 CE).
* Al-Maẓharī, Muḥammad Thanāʾullāh, Qāḍī (d. 1225 AH/1810 CE), *Tafsīr Al-Maẓharī,* taḥqīq: Aḥmad 'Izz wa 'Ināyah, (Beirut, Lebanon: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1425 AH/2004 CE).
* Amīṭhvī, Aḥmad Jīwan, Mullā, *Al-Tafsīrāt al-Aḥmadiyyah fī Bayān al-Āyāt al-Shar'iyyah,* (s.l.: Maktabah al-Shirkah, 1904 CE).
* Amritsarī, Thanā'-ul-Allāh, Abū al-Wafāʾ (d. 1948 CE), *Tafsīr bi-Kalām al-Raḥmān*, (Amritsar, Hind: Al-Barqī Āftāb, s.n.).
* Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb (d. 1347 AH/1929 CE), *Fatḥ al-Bayān fī Maqāṣid al-Qur'ān*, (Beirut: Al-Maktabah al-'Aṣriyyah, 1412 AH/1992 CE).
* Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan Khān, Nawāb, *Nayl al-Marām fī Fiqh Āyāt al-Aḥkām*, (Miṣr: Al-Maṭba'ah al-Raḥmāniyyah, n.d.).
* Qudwāʾī, Ḍākṭar Sālim, *Hindustān Mufassirīn aur Un Kī 'Arabī Tafsīrīn,* (Lahore: Idārah Ma'ārif Islāmī, 1993 CE).
* 'Umrī, A'zamī, Muḥammad 'Ārif, *Tadhkirah Mufassirīn Hind*, (A'zamgarh: Dār al-Muṣannifīn, 2006 CE).